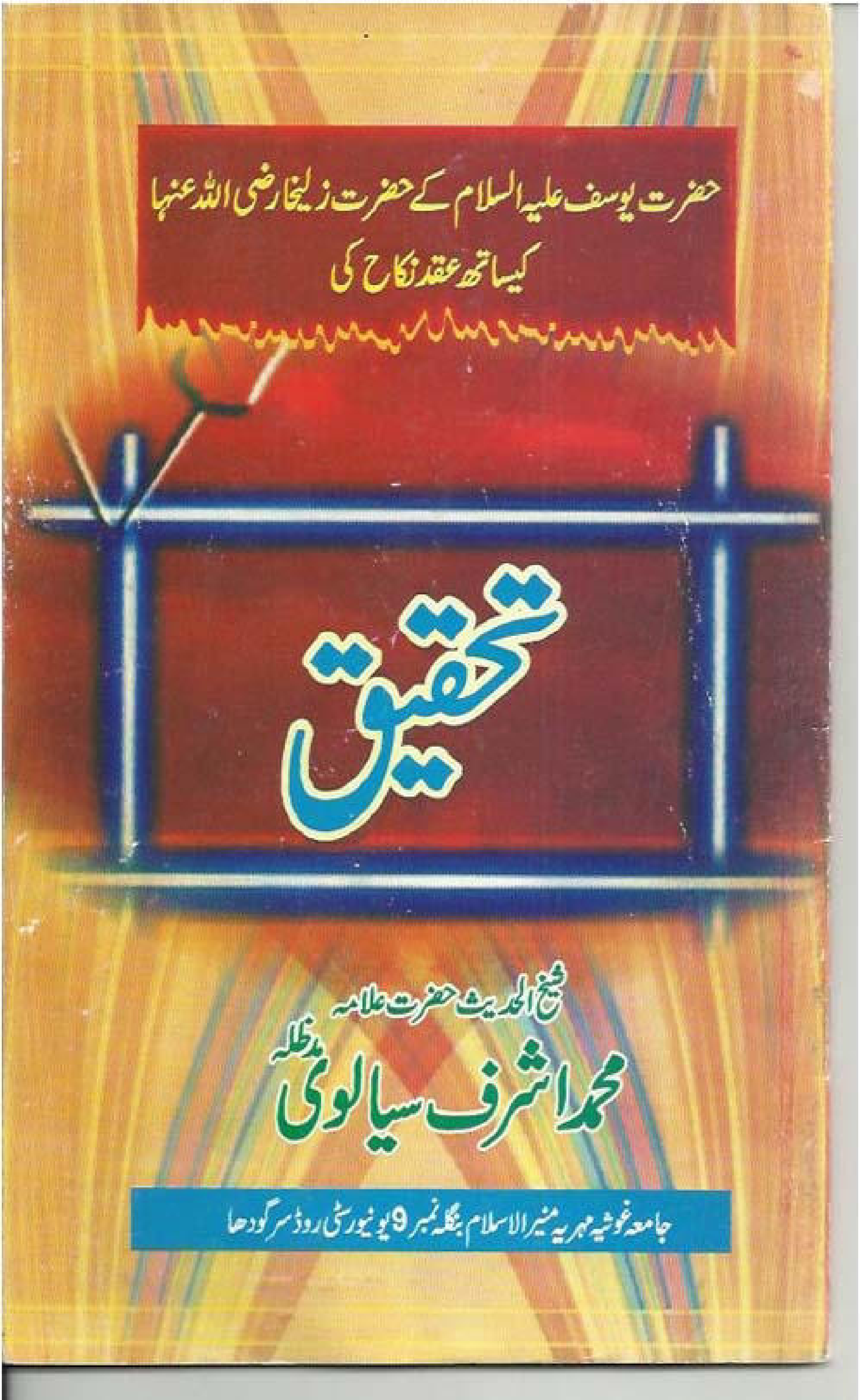
# اشرف سیالوی کی طرف سے حضرت یوسف علیہ السلام کی بدترین توہین معاذ اللہ

کیا کوئی غیرت مند بریلوی اپنے والدین کی ازدواجی زندگی بیان کرنے کیلئے اس قسم کی بازاری زبان استعمال کرسکتا ہے؟ اگر نہیں تو حضرت یوسف علیہ السلام کی شان میں یہ بازاری بکواس کیا کھلی توہین پر مشتمل نہیں؟



دونوں حسن وجمال اور چہروں کی آب وتاب کے لحاظ سے سورج اور چودھویں کے چاند کی مانند تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حسن وجمال (اور اپنی تخلیق کے شاہکاروں) کیساتھ ساتوں آسمانوں کے ملائکہ پر فخر کا اظہار فرمایا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت زلیخا کے ساتھ بہت زیادہ محبت ہو گئی اور حضرت زلیخا کا پہلا عشق اور جوش محبت آپ کی طرف منتقل ہو گیا حتیٰ کہ آپ کیلئے زلیخا کے بغیر سکون وقرار اور تسکین ودلجمعی کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔ جب ان میں صدق واخلاص حد ونہایت سے ماوراء تھا تو بالآخر اس نے حضرت یوسف علیہ السلام میں سرایت کرلی (گویا بر سرش معشوق عاشق آمدہ) اور اللہ تعالیٰ نے حضرت زلیخا کے [illegible] علیہ السلام والے عشق مجازی کو (اپنی ذات پاک والے) عشق حقیقی [illegible]

پایا۔ آپ نے ان کیساتھ ہمبستری فرمائی اور مہر بکارت کو توڑا۔

اس بند ڈبیا کی چابی اپنے تروتازہ یاقوت (رنگ شرمگاہ) کو بنایا

اس ڈبیا کا قفل کھولا اور اس میں مادہ تولید والا گوہر داخل کیا

تو حضرت زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کی مباشرت کے بعد حاملہ ہو گئیں

اور ایک ہی بطن سے یکبارگی دو بیٹے ایک افرائیم اور دوسرے میشا کو جنم دیا اور وہ

دونوں [illegible] جمال اور چہروں کی آب وتاب کے لحاظ سے سورج اور چودھویں کے

تمہارے ساتھ عرش اعظم پر اس کا عقد نکاح کر دیا ہے

لہٰذا اسے اپنی زوجیت میں قبول کرو کیونکہ (ہمارے عقد تزویج کے مطابق)

وہ دنیا و آخرت میں تمہاری بیوی ہے۔

جب یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمان حاصل کر

لیا کہ زلیخا کے ساتھ عقد نکاح اور پیوند وصلت باندھیں۔

دعا سلطان مصر و جمیع الاشراف و ضاف لھم

آپ نے سلطان مصر کو اور تمام اشراف کو دعوت دی اور انہیں اپنا مہمان بنایا۔

حضرت ابراہیم خلیل کی شریعت اور دین یعقوب علیہما السلام کے مطابق جمیل

آئین اور خوب تر انداز میں

زلیخا کو اپنے عقد زوجیت میں لائے اور اپنے عقد زوجیت میں یکتا گوہر اور

انوکھے جوہر کو لائے۔

اور ملائکہ آپ پر نازل ہوئے واسطے مبارکبادی کے اس کیساتھ ازدواجی

تعلق قائم کرنے پر اور عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کیلئے خوشگوار ٹھہرائے اس (ملک و

سلطنت اور اختیارات و تصرفات اور شان و شوکت اور اس شادی خانہ آبادی) کو۔ یہ

تھا اللہ تعالیٰ کا وعدہ جو اس نے آپ سے اس وقت کیا تھا جبکہ تم کنوئیں میں تھے تو

حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے مجھ پر یہ انعام

اور احسان فرمایا اور وہ سب سے بڑا ہی رحمتوں والا ہے (تا)

وارسلت زلیخا الیٰ بیت الخلوۃ فاستقبلتھا الجواری بانواع

الحلی والحلل فتزینت بھا فلما جن اللیل و دخل یوسف علیھا قال

لھا الیس ھٰذا خیرا مما کنت تریدین فقالت ایھا الصدیق لاتلمنی فانی کنت امرءۃ حسناء ناعمۃ فی ملک و دنیا و کان زوجی عنینا لا یصل الیٰ النساء و کنت کما جعلک اللہ فی صورتک الحسنۃ فغلبتنی نفسی

شکیبائی نبود از تو حد من — بکش دامان عفو از بد من

زجری کز کمال عشق خیزد — کجا معشوق با عاشق ستیزد

فلما بنیٰ بھا یوسف وجدھا عذراء واصابھا وفک الخاتم

کلید حق از یاقوت تر ساخت — کشادش قفل درو ے گوہر انداخت

فحملت من یوسف وولدت لہ ابنین فی بطن احدھما افرائیم والآخر میشا و کانا کالشمس والقمر فی الحسن والبھاء وباھیٰ اللہ بحسنھما ملائکۃ السموات السبع واحب یوسف زلیخا حبا شدیدا وتحول عشق زلیخا وحبھا الاول الیہ حتی لم یبق لہ بدونھا قرار

چوں صدقش بود بیروں از نہایت — درآخر کرد بر یوسف سرایت

وحول اللہ تعالیٰ عشق زلیخا المجازی الیٰ العشق الحقیقی فجعل میلھا الیٰ الطاعۃ والعبادۃ و راودوھا یوسف یوما ففرت منہ فتبعھا وقد قمیصھا من دبر فقالت فان قددت قمیصک من قبل فقد قددت قمیصی الآن فھٰذا بذاک

دریں کار از تفاوت بے برائیم — بہ پیراہن وری را سابرائیم (الیٰ)

پس از عمرے کہ زہر غم چشاندت — بہ تریاق وصال من رساندت

زلیخا ہم بتوفیق الہی　　نشستہ بر سریر پادشاہی
درآں خلوت سرای بود خرسند　　بوصل یوسف و فضل خداوند

تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۲۹۷، ۲۹۸

حضرت زلیخا کو حضرت یوسف علیہ السلام کے خلوتخانہ خاص میں بھیجا گیا تو لونڈیوں اور نوجوان لڑکیوں نے ان کا زیورات اور پوشاکوں کیساتھ استقبال کیا (اور ان کی خدمت میں انہیں پیش کیا) چنانچہ اس نے ان کے ساتھ زیبائش و آرائش کا انتظام کیا جب رات کی تاریکی چھاگئی تو حضرت یوسف علیہ السلام ان پر داخل ہوئے اور انہیں فرمایا کیا یہ صورت حال اس سے بدرجہا بہتر نہیں ہے جس کا تو ارادہ رکھتی تھی تو اس نے (معذرت خواہی کے طور پر عرض کیا) اے سچے اور مخلص ترین (نبی اور محبوب) مجھے ملامت نہ کیجئے کیونکہ میں حسن و جمال کا پیکر تھی ناز و نعمت میں پل رہی تھی ملک و سلطنت بھی حاصل اور دولت دنیا کی بھی ریل پیل تھی اور میرا (سابق) خاوند نامرد تھا عورتوں سے مجامعت کر ہی نہیں سکتا تھا اور آپ تھے اپنی صورت حسنہ میں (اپنی مثال آپ) جیسے کہ اللہ تعالی نے تمہیں سراپا حسن و جمال بنادیا لہذا میرا نفس مجھ پر غالب آگیا۔

آپ سے صبر کرنا اور دوری اختیار کرنا میرے بس میں نہیں تھا
لہذا میری کوتاہی پر دامن عفو سے پردہ داری کیجئے
وہ جرم و قصور جو عاشق سے کمال عشق کی وجہ سے سرزد ہوتا ہے
(اس پر) معشوق عاشق کیساتھ کب جنگ وجدال کرتا ہے

جب حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کے ساتھ زفاف فرمایا تو ان کو باکرہ اور کنواری

پایا۔ آپ نے ان کیساتھ ہمبستری فرمائی اور مہر بکارت کو توڑا۔

اس بند ڈبیا کی چابی اپنے تر و تازہ یاقوت (رنگ شرمگاہ) کو بنایا

اس ڈبیا کا قفل کھولا اور اس میں مادۂ تولید والا گوہر داخل کیا

تو حضرت زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کی مباشرت کے بعد حاملہ ہوگئیں

اور ایک ہی بطن سے یکبارگی دو بیٹے ایک افرائیم اور دوسرے میشا کو جنم دیا اور وہ دونوں حسن و جمال اور چہروں کی آب و تاب کے لحاظ سے سورج اور چودھویں کے چاند کی مانند تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے حسن و جمال (اور اپنی تخلیق کے شاہکاروں) کیساتھ ساتوں آسمانوں کے ملائکہ پر فخر کا اظہار فرمایا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو حضرت زلیخا کے ساتھ بہت زیادہ محبت ہوگئی اور حضرت زلیخا کا پہلا عشق اور جوش محبت آپ کی طرف منتقل ہوگیا حتی کہ آپ کیلئے زلیخا کے بغیر سکون و قرار اور تسکین و دلجمعی کی کوئی صورت باقی نہ رہی۔ جب ان میں صدق و اخلاص حد و نہایت سے ماوراء تھا تو بالآخر اس نے حضرت یوسف علیہ السلام میں سرایت کرلی (گویا بر سرش معشوق عاشق آمدہ) اور اللہ تعالیٰ نے حضرت زلیخا کے حضرت یوسف علیہ السلام والے عشق مجازی کو (اپنی ذات پاک والے) عشق حقیقی میں تبدیل فرمادیا چنانچہ ان کے دل میں طاعت و عبادت کی رغبت کاملہ اور میلان شدید پیدا کردیا اور ایک دن حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کو اپنی خواہش کی تکمیل کی طرف مائل کرنا چاہا تو وہ (عبادت مولیٰ میں سارا وقت صرف کرنے کے جذبہ سے) بھاگ کھڑی ہوئیں تو حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کا تعاقب کیا تو ان کا

# المجلد الرابع

من

# تفسير روح البيان

تأليف الامام العالم الفاضل والشيخ النحرير الكامل الجامع بين البواطن
والظواهر ومفخر الاماثل والاكابر خاتمة المفسرين وقدوة ارباب
الحقيقة واليقين فريد اوانه وقطب زمانه منبع جميع العلوم
مولانا ومولى الروم الشيخ اسماعيل حق البروسوى
قدس سره العالى
المتوفى سنه ١١٣٧

درسعادت

١٣٣٠

الهى وسيدى اسألك ان تتم هذه النعمة وتريني وجه يعقوب وتقر عينه بالنظر الىّ وتسهل لاخوتى طريقا الى الاجتماع بى فانك سميع الدعاء وانت على كل شئ قدير وارسلت زليخا الى بيت الخلوة فستقبلتها الجوارى بانواع الحلى والحلل فتزينت بها فلما جن الليل ودخل يوسف عليها قال لها أليس هذا خيرا مما كنت تريدين فقالت ايها الصديق لاتلمنى فانى كنت امرأة حسناء ناعمة فى ملك ودنيا وكان زوجى عنينا لايصل الى النساء وكنت كما جعلك الله فى صورتك الحسنة فغلبتنى نفسى

شكيبايى نبود از توحد من * بكش دامان عفوى از بد من
زجرمى كز كمال عشق خيزد * كجا معشوق با عاشق ستيزد

فلما بنى بها يوسف وجدها عذراء واصابها وفك الخاتم

كليد حقه از ياقوت تر ساخت * كشادش قفل ودروى كوهر انداخت

فولدت من يوسف وولدت له ابنين فى بطن احدهما افرايم والآخر ميشا وكانا كالشمس والقمر فى الحسن والبهاء و باهى الله بحسنهما ملائكة السموات السبع واحب يوسف زليخا حبا شديدا وتحول عشق زليخا وحبها الاول اليه حتى لم يبق له بدونها قرار

جو صدقش بود بيرون از نهايت * در آخر كرد بر يوسف سرايت

وحول الله تعالى عشق زليخا المجازى الى العشق الحقيقى فجعل ميلها الى الطاعة والعبادة وراودها يوسف يوما ففرت منه فتبعها وقد قميصها من دبر فقالت ان قددت قميصك من قبل فقد قددت قميصى الآن فهذا بذاك

درين كار از تفاوت بى هراسيم * به پيراهن درى رأسا برأسيم
جو يوسف روى او در بندكى ديد * وزان نيت دلش را زندكى ديد
بناء او ز زر كاشانۀ ساخت * نه كاشانه عبادت خانۀ ساخت

ووضع فى البيت الذى بناه سريرا مرصعا بالجواهر فاخذ بيدها واجلسها عليه وقال

درو بنشين بى شكر خدايى * كزو دارى بهرمويى عطايى
توانكر ساختت بعد از فقيرى * جوانى داد بعد از ضعف پيرى
بچشم نور رفته نور دادت * وزان برزو در رحمت كشادت
پس از عمرى كه زهر غم چشاندت * بترياك وصال من رساندت
زليخا هم بتوفيق الهى * نشسته بر سرير پادشاهى
دران خلوت سراى بود خرسند * بوصل يوسف و فضل خداوند

وسيأتى وفاتهما فى آخر السورة فانظر ايها المنصف ان الدنيا ماشغلتهما عن الله تعالى فاستعملا الاعضاء والجوارح فى خدمة الله تعالى بهمة والاشارة قال يوسف القلب لملك الروح (اجعلنى على خزائن الارض) ارض الجسد فان لله تعالى فى كل شئ وعضو من اعضاء ظاهر الجسد وباطنه خزانة من القهر واللطف فيها نعمة اخرى كالعين فيها نعمة البصر فان استعملها فى رؤية العين ورؤية الآيات والصنائع فيجد اللطف ويستغيبه وان استعملها فى مستلذاتها وشهوات النفس ويحفظ

# خیر الفتاویٰ

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھری قدس سرہ

و دیگر مفتیان خیر المدارس کے

علمی و تحقیقی فتاویٰ کا منتخب مجموعہ

مرتبہ

مولانا مفتی محمد انور زید مجدہم

مکتبہ امدادیہ

ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان پاکستان

**الجواب** یہ ہاروت ماروت والا قصہ بالکل غلط ہے۔ اس کی کوئی سند نہیں۔ اگرچہ یہ بعض تفاسیر میں بھی ملتا ہے لیکن ان حضرات کو اس کے نقل کرنے میں دھوکا ہوا ہے۔ چنانچہ دوسری تفاسیر صحیحہ نے اسکی رد کی ہے۔ جیسے تفسیر روح البیان ج ۱ ص ۱۹۱ میں ہے۔

وما روی فی قصتہما من انہما شربا الخمر وسفکا الدم وزنیا وقتلا وسجدا للصنم فمما لا تعویل علیہ لان مدارہ روایۃ الیہود الخ وھکذا فی تفسیر الجمل۔

اور تفسیر خازن میں اس قصہ کو کئی سندوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ لیکن ان کا میلان بھی اسکی طرف ہے۔ کہ یہ روایت اسرائیلیات میں سے ہے اور یہی وجہ ہے کہ تفسیر بیان القرآن میں اس کو ذکر نہیں کیا گیا۔ کیونکہ اس میں اس اصول کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ کہ جس بات کی پوری تحقیق نہ ہو، یا کوئی بات غلط مشہور ہو اس کو اس میں ذکر نہیں کیا جائے گا۔ لہٰذا اس قصہ کو بھی اس میں نہیں ذکر کیا گیا۔

فقط واللہ اعلم | الجواب صحیح

بندہ محمد عبداللہ عفرلہ خادم دارالافتا خیر المدارس ملتان۔ اصغر علی عفرلہ معین مفتی خیر المدارس ملتان۔

۲۵ صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

نسخ کے بارے میں محقق رائے باسمہ تعالیٰ : قابل صد احترام حضرت مولانا مفتی عبدالستار صاحب دامت فیوضکم

استغفر اللہ ۔استغفر اللہ ۔استغفر اللہ ۔

شرم آنی چاہے وہابیوں کو بہتان باندھتے ہوے۔

یہ حوالہ تو تفسیر روح البیان کاہے،سیالوی صاحب نے تو صرف ترجمہ کیا ہے،

لہذا اگر بد زبانی کرنی ہے تو صاحب روح البیان پر کرو۔

لیکن یاد رکھو یہ تفسیر روح البیان وہی تفسیر ہے جس کے حوالےجگہ جگہ

علماء دیوبند کے مشہور و معروف اور ہر دیوبندی دلعزیز تبلیغی زکریا صاحب کی کتبِ فضایل میں ملتے ہیں۔

لہذا وہابیوں دیوبندیوں کی زبان درازی سیالوی صاحب پر نہیں بلکہ ان کی آڑ میں

صاحب روح البیان پر کی گی ہے ۔

اللہ عزوجل۔ جھوٹوں اور بہتان بازوں کے شر سے ہم سنیوں کو محفوظ رکھے امین

۔

علامہ اشرف سیالوی صاحب نے تفسیر روح البیان
کے اس حوالےکا ترجمہ اسی لئے پیش کیا ہے کہ وہ
اس سے اتفاق کرتے ہیں۔
لہزا اگر الزام ائے گا تو دونوں پر ائے گا۔
شب زفاف کےواقعہ کو نامناسب الفاظ میں بیان کیا گیا
ہے جس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔
بند ڈبیا، تروتازہ یاقوت، قفل کھولنا، چابی وغیرہ کے
الفاظ انتہائی نامناسب ہیں۔
پھر معلوم نہیں کہ تنہائی میں کی گئی گفتگو کا
صاحب روح البیان کو کیسے علم ہوا؟

علامہ اشرف سیالوی صاحب نے تفسیر روح
البیان کے اس حوالےکا ترجمہ اسی لئے پیش کیا
ہے کہ وہ اس سے اتفاق کرتے ہیں۔
لہزا اگر الزام ائے گا تو دونوں پر ائے گا۔
شب زفاف کےواقعہ کو نامناسب الفاظ میں بیان
کیا گیا ہے جس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔
بند ڈبیا، تروتازہ یاقوت، قفل کھولنا، چابی وغیرہ
کے الفاظ انتہائی نامناسب ہیں۔
پھر معلوم نہیں کہ تنہائی میں کی گئی گفتگو کا
صاحب روح البیان کو کیسے علم ہوا؟

جناب پھر لائیں وہابی دیوبندیوں سے فتوی .صاحب
روح البیان پر لگائیں فتوی

آپ کے تو وہ اپنے ہیں۔اور ہاں ان کےجید علماء سے
فتوی لائیے گا ناحق فورم کے جاہل ممبرآن سے نہیں
اگر یہی بات کسی دیوبندی مولوی نے کی ہوتی تو
انہوں نے کہنا تھا انہوں نے صرف مثال دی ہے

http://www.islamimehfil.com/topic/19653-%D8%B9%D9%84%D8%A7%D9%85%DB%81-%D8%B3%DB%8C%D8%A7%D9%84%D9%88%DB%8C-%DA%A9%DB%8C-%DA%A9%D8%AA%D8%A7%D8%A8-%D9%85%DB%8C%DA%BA-%D8%AD%D8%B6%D8%B1%D8%AA-%DB%8C%D9%88%D8%B3%D9%81-%D8%B9%D9%84%DB%8C%DB%81-%D8%A7%D9%84%D8%B3%D9%84%D8%A7%D9%85-%DA%A9%DB%8C/